محرم میں شادی

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

محرم میں شادی کرنا جائز ہے۔ نکاح مسنون عمل ہے۔ کسی بھی مہینے اور وقت میں منعقد کیا جا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی ممانعت وارد نہیں ہوئی۔ بعض لوگ شوال میں نکاح کرنا درست نہیں سمجھتے تھے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے رد میں فرمایا:

تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّي؟

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں میرے ساتھ شادی کی، میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی، تو ازواج رسول میں وہ کون سی بیوی ہے، جو مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں پسندیدہ تھی؟''

(صحیح مسلم : 1423)

علامہ ابن عابدین، شامی، حنفی (1252ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ : وَالْبِنَاءُ وَالنِّكَاحُ بَيْنَ الْعِيدَيْنِ جَائِزٌ وَكُرِهَ الزِّفَافُ، وَالْمُخْتَارُ أَنَّهٗ لَا يُكْرَهُ لِأَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَزَوَّجَ بِالصِّدِّيقَةِ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِهَا فِيهِ.

''بزازیہ میں ہے: عیدین کے درمیان شادی اور رخصتی کرنا جائز ہے، البتہ زفاف کو ناپسند کیا گیا ہے اور مختار قول یہ ہے کہ وہ بھی ناپسندیدہ نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا تھا اور شوال ہی میں رخصتی ہوئی تھی۔''

(فتاویٰ شامی: 8/3)

جس طرح شوال میں نکاح کرنا جاہلی رسم تھی، اسی طرح محرم میں نکاح کو ناجائز سمجھنا بھی جاہلیت کی رسم ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محرم میں نکاح کرنے کے فلاں فلاں نقصانات ہیں، ان کی بات بے دلیل ہے۔

اگر کوئی کہے کہ محرم میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ہے تو شاید ہی سال کا کوئی دن ایسا ہو جس میں کوئی شہادت یا بڑا حادثہ رونما نہ ہوا ہو، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کے والد گرامی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، آپ کے بھائی حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ اسلام کی تاریخ شہادتوں سے لبریز ہے۔ کتنے ہی انبیاء شہید کر دیئے گئے۔ کیا ہر ایک کے یوم شہادت کو نکاح کرنا ممنوع قرار دیا جائے گا۔

محرم میں شادی نہ کرنا روافض کی بدعت ہے۔ جو اہل سنت میں جاری کر دی گئی ہے۔ آج بھی کئی سنی محرم یا یوم عاشوراء کو نکاح کرنا درست نہیں سمجھتے۔ کسی جائز عمل کو کسی مخصوص وقت میں ناجائز قرار دینا دین میں مداخلت ہے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو جس عمل کو اہل بدعت وضلال کسی وقت کے ساتھ ممنوع کہہ دیں، تو ان کی مخالفت میں اس وقت وہ عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ تاکہ ان کا رد ہو جائے اور عوام الناس کو مسئلہ سمجھ آ جائے۔

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (656ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ هٰذَا النَّوْعِ كَرَاهَةُ الْجُهَّالِ عِنْدَنَا الْيَوْمَ عَقْدَ النِّكَاحِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ، بَلْ يَنْبَغِي أَنْ يُتَيَمَّنَ بِالْعَقْدِ وَالدُّخُولِ فِيهِ، تَمَسُّكًا بِمَا عَظَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ مِنْ حُرْمَتِهٖ، وَرَدْعًا لِّلْجُهَّالِ عَنْ جَهَالَاتِهِمْ.

''ہمارے یہاں کے جہلا، جو محرم میں نکاح کو ناپسند کرتے ہیں، یہ بھی اسی نوع سے ہے۔ بلکہ نکاح اور زفاف کے لیے بہ طور برکت اسی مہینے کو اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے اس مہینے کو حرمت کے ساتھ عظمت بخشی ہے اور اسی طرح (محرم میں شادی کرکے) جہلاء کو اپنی جہالتوں سے باز رکھا جا سکے گا۔''

(المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم: 124/4)